



MAY 2009

Regd. # SG-1477

# کیا اولیاء اللہ اور بہت ایک ہیں؟



مفت محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہ العالی

جمعیت اشاعت اہل سنت پاکستان

نور مجلیہ کاغذی پبلشرز اہلی ۴۳۰۰۰

Ph : (021) 2438799 Website : [www.ishaatonline.org](http://www.ishaatonline.org)

کیا  
اولیاء اللہ اور بت  
ایک ہیں؟

مؤلف

حضرت علامہ مولانا محمد عثمان قادری مدظلہ

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنت (پاکستان)

نور مسجر، کاندھلی بازار، میٹھوا در، کراچی، فون: 2439799

## فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۱۔	توحید لفظ	۵
۲۔	حجۂ اسوی کی مثال	۷
۳۔	اللہ تعالیٰ کا دایاں ہاتھ	۸
۴۔	شفاعت حجۃ اسوی	۸
۵۔	نجد اسمائیت تصویب کی وضاحت	۹
۶۔	شفاعت کی مثال	۹
۷۔	مقامِ حج و دوسری شفاعت	۱۰
۸۔	اعراض برہمن	۱۳
۹۔	شعور و خوابت	۱۴
۱۰۔	ہندوؤں کو دعا کر دے تو قوس اور علامت کا ذکر	۱۴
۱۱۔	حضرت آدم علیہ السلام کی قیامِ اشیاء کے حقائق سے کجانی	۱۴
۱۲۔	حضرت ابراہیم اور اسحاق و یسٰی سے آگاہی	۱۵
۱۳۔	ایک دلچسپ مولد و حجاب	۱۷
۱۴۔	حضرت بلالؓ علیہ السلام اور خوشبو	۱۹
۱۵۔	اس سے بھی دور کی خوشبو	۲۰
۱۶۔	حضرت سلیمان علیہ السلام اور خوشبو کی آواز	۲۲
۱۷۔	حضرت سلیمان علیہ السلام کے اشیاء کا معنی	۲۲
۱۸۔	عباد اللہ میں اور قرآن	۲۳

نام کتاب : کیا اولیاءِ باطن اور رب ایک ہیں؟

مؤلف : حضرت علامہ مولانا محمد خان قادری مدظلہ

میں اشاعت : جمادی الثانی ۱۴۳۰ھ / اگست ۲۰۰۹ء

تعداد اشاعت : ۳۵۰۰

ناشر : جمعیت اشاعتِ اہلسنت (پاکستان)

نورسجہ کاندھلی بازار، روضہ، کراچی، فون 2438799

خط تحریری: یہ رسالہ website: www.ishaateislam.net

پر موجود ہے۔

۱۹۔	اللہ کے دوست	۲۳
۲۰۔	طاہریت کے ساتھ عداوت لازم نہ کرنا اور اللہ سے عداوت اللہ سے جنگ	۲۴
۲۱۔	اولیاء اللہ کے راستے پر چلنے کی دعا	۲۵
۲۲۔	دشمن خراف و غم کش	۲۶
۲۳۔	طاہر کا کفر و نفاق	۲۶
۲۴۔	جہنم کا ایذا میں	۲۷
۲۵۔	ہمارے اللہ سے کتنا قرب	۳۰
۲۶۔	ہمارے تقویٰ کا خلیفہ کون	۳۰
۲۷۔	راغبانہ کی	۳۱
۲۸۔	انجیل کا حکم	۳۲
۲۹۔	محبوب ہوتے جانا	۳۴
۳۰۔	یہ شعاں اللہ ہیں	۳۴
۳۱۔	شہر حبیب ﷺ کی قسم	۳۴
۳۲۔	درگاہِ حبیب ﷺ سے اترنے کا	۳۵
۳۳۔	مالوں کی دولت	۳۵
۳۴۔	موت پریشانی	۳۶
۳۵۔	محبوب خدا کی قربانیاں اور نثر آن	۳۷
۳۶۔	اللہ کا نام	۳۷
۳۷۔	یہ سنگریں اللہ نے چھینیں	۳۸
۳۸۔	زبانِ دل کی طاقت	۳۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

### پیش لفظ

لڑکھی بات ہے کہ اُنہیں ایک اختلاف کم ہونے کی بجائے روز بروز بڑھ رہا ہے اور انہیں قرین بات یہ ہے کہ اختلاف و افتراق حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اور خود محبوب خداؐ کی آخر از حد اختلاف کی ذلت میں کیا گیا، ان کو اس اختلاف کی تاریخ بہت قدیم ہے اور اس مخالفت کا بانی شیطانِ لعین ہے اور یہ معاملہ دیگر امتوں میں بھی رہا اور ہماری اس امت میں بھی ایسے لوگ موجود ہیں اور موجود ہیں۔

اور دہریہ امت سے مراد امتِ مطلقہ طبعہ و جملہ ہے اور لوگوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو بظاہر مسلمان ہیں اور درحقیقت شیطان کے چیلے ہیں۔ نبی ﷺ کی حیات ظاہری میں بھی یہ لوگ موجود تھے، نزولِ وحی کا زمانہ تھا حضور ﷺ ظاہری حیات کے ساتھ جلوہ افروز تھے، ان کا یہ وہی چیلہ ہوتا رہا، حضراتِ خلفہ و راہنما میں سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا دورِ مختصر رہا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے خوف سے شیطان کے یہ کارندے اپنا سر نہ اٹھا سکتے، حضرت عثمان غنی اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے دور میں انہوں نے اپنے کرسی پر نہ بٹھایا، شروع سے یہ کہیں نہ کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فخرہ جیسی حق پران لوگوں نے شرک کا حکم دیا، اس طرح دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ بھی اسی طرز کا معاملہ کیا گیا۔ اس کے بعد ان میں سے نے امت کے عوام و فطرت میں شر و زوال لایا، ایسے نظریات امت کے سامنے پیش کیے جو جمہور کے بالکل خلاف تھے اور اس وقت کے علماء نے انہیں رد کر دیا، پھر ایک عرصے کے بعد انگریز کی کاوش سے نبی ﷺ اور انبیاءِ امت کی عظمت کو اعلیٰ مقام کے لوگوں سے نکالنے کے لئے محمد بن عبدالوہاب کو سامنے لایا گیا اور اپنے آقا کے اشارے پر اس نے انبیاء کرام اور اولیاء عظام کی شان میں گستاخیاں کیں، نزولِ

مسک بہ اولی بیت کو سہارا کیا، بتوں کے بارے میں نازل ہونے والی آیات اُن پر چسپاں کرنے کی ناکام کوشش کی، بہر حال انکس میں دشمن ہونے والے فتنے کا جھجکا، اور اس دہائی دین سرزد بین جس سے اُن کی طرف عالم میں پھیلنے والا فساد دین صدی چودہویں میں یہ باطل دین سرزد بین ہند پاک میں بھی پہنچا، آہستہ آہستہ اس کے پروار بڑھتے چلے گئے، اس وقت سے سلام خدے اُن کا نظریہ انحراف اور طرح مقابلہ کیا، اس سے جن کے عقائد میں ایمان تھا وہ محفوظ رہے، یوں یہ سلسلہ چلتا رہا، یہ لوگ نہ بدل بدل کر عوام المسلمین کو گمراہ کرنے کی سعی کرتے رہے، وطن آزاد ہو رہا تھا تو یہ لوگ اپنے آقا کے اشارے پر ہندوؤں کے ساتھ رہے، پاکستان بنا تو یہاں آ گئے، ہروئی ادا دے پچھتے رہے، پچھلتے رہے اور اہل اسلام کا کٹھن و خون کرتے رہے، ہم دھماکے، بھرخوکش جیلے اور مزارات اولیاء کی بے حرمتی، بیوس سے اُن کو ڈرانا، مشائخ و علماء اہلسنت کو شہید کرنا، اہل اسلام کی جان مال اور عزت کو حلال جانتا ان کے شیعوں رہا، جیسا کہ سرحد کے حالات خصوصاً سموات کو، معاملہ اسی پر شاہد ہے کہ وہ لوگ مزارات اولیاء کو بہت قرار دیتے ہیں، اس لئے ان کا انہدام واجب اور ضروری سمجھتے ہیں۔ ذہر نظر رہنا کہ جو لیتے العصر حضرت علامہ مفتی محمد خان قادری مدظلہ کی تالیف ہے اسی موضوع پر ہے، ہماری ہیجیت کی لٹر و اشاعت کی علامہ کیٹی نے حالات حاضرہ کے پیش نظر اسی کو اشاعت کے لئے منتخب کیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مؤلف مدظلہ اور اراکین ہیجیت کی اس اولی کوشش کو قبول فرمائے اور اس مختصر تحریر کو عوام المسلمین کے لئے نافع بنائے۔

محمد عطاء اللہ نعیمی

(رکنیہ دارالافتاء، ہیجیت العزمت، اہلسنت)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہم قرین کرام اُن کی قہداس طرف مبدل کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہمیں ہر جگہ خدا ماسخ اور خود ساختہ میں فرق رکھنا لازمی ہے اگر ہم یہ فرق نہیں کریں گے تو ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔

### حجیر اُسود کی مثال

اسے ہم ان مثالوں کے ذریعے سمجھ سکتے ہیں مثلاً کائنات کا کس قدر اور کتنا ہی قیمتی و خربصورت پتھر اُسود ہے۔ بوس نہیں دیں گے اور نہ اسے اپنے شقیج جا کر اس کا احترام کریں گے۔ مگر ہم اسے اپنے شقیج سمجھ کے احترام کریں گے تو یہ سراپا ظلم و زیادتی ہوگی اور یہ خود ساختہ اور خود کا جس کی کرامات میں ہرگز کوئی نقش و اجازت نہیں۔ پتھروں کی پوجا کر کے والوں سے من لینے، انعام بخاری علیہ الرحمہ باب وفد ابی بنی صفیہ کے تحت حضرت ابورہاء مدنی روایتی سے نقل کیا۔

كُنَّا فَعْبَدُ الْحَصْبِ صَافٍ اَوْ حَبْلًا حَصْبًا هُوَ غَيْرُ مَعِ الْقِيَادَةِ

وَالْحَبْلُ الْاَخَرُ هَذَا لَمْ يَجِدْ حَصْبًا جَمْعًا حَقِيقَةً مِنْ تَرَابٍ ثُمَّ

حَبْلًا بِالنَّاسِ فَعَلِبْنَا عَلَيْهِ ثُمَّ طَلَعْنَا لَهُ (ابن جریر ۱/۲۸۸)

ہم پتھر کی عبادت کرتے، جب اس سے بہتر خود ہودت پتھر پائے تو

اسے ٹھیک کر دوسرا لے لیٹے جب پتھر پائے تو مٹی کا ڈیر بناتے

اس پر مٹی کا دودھ والی کراس کا طواف کرتے۔

بہر اللہ ان کی مسلمان ایسا کرنا تو کما حقہ بھی نہیں سکتا۔

مگر ایک پتھر ایسا بھی ہے جس کی زیارت دوسرے کے لئے ہم اللہ تعالیٰ سے دعا نہیں کرتے ہیں۔ لاکھوں روپے خرچ کر کے اسے دیکھنا عبادت سمجھتے ہیں بلکہ اسے اپنے حق

میں روز قیامت شفاعت کرنے والا مانتے ہیں اور وہ حجرا سودہ ہے آخر اس کا اس قدر احترام و عزت کیوں؟ اس لئے کہ یہ خدا کا سہیلہ ہے، یعنی اسے یہ مقام اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔ چنانچہ اسے محترم نہ ماننا کلمہ و قسم ہے۔

### اللہ تعالیٰ کا دایاں ہاتھ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے حجر اسود کے بارے میں فرمایا

الحجرُ بعینِ اللہ تعالیٰ فی الأرضِ وتکلم لہن علی ۱۰۳/۱۰

یہ زمین میں اللہ تعالیٰ کا دایاں ہاتھ ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: حجرا سودہ اللہ تعالیٰ کے دائیں ہاتھ کا درجہ رکھتا ہے۔

بُھسَافِیْہَا جِنَادُۃٌ (سبل الہدیٰ: ۱۸۰)

اس سے دو اپنے بندوں کو مصافحہ کا شرف عطا کرتا ہے۔

گویا حجرا سودہ کا یہ مقام اللہ تعالیٰ کے دائیں ہاتھ کا درجہ رکھتا ہے۔

### شفاعت حجر اسود

امام داماد، ابن خزیمہ و ابن حبان اور امام حاکم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا روز قیامت اللہ تعالیٰ حجر اسود کو اس حال میں لائے گا:

لَکَ غُیْبَانٌ یُّبَصِّرُ بَہَا وَتَسْأَلُ فِیْہِ بِہِ یُطْعِمُ لَیْسَ اَسْطَلَعُہُ بَحْنِ

(سنن الدارمی: ۱۰۲/۱)

ان کی دو آنکھیں ہوگی جن سے وہ دیکھے گا۔ بولنے والی زبان ہوگی

جس سے یہ اپنے سلام کرنے والے کے بارے میں گواہی دے گا۔  
سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرمایا: حجرا سودہ روز قیامت اس حال میں لایا جائے گا:  
لَکَ لِسَانٌ ذَلِیْ یُطْعِمُ لَیْسَ یَسْتَلْعُہُ بِالْقَرْحِیْنِ

(شعب الایمان: ۳۵۵/۳)

اس کی زبان ہوگی جس سے یہ بول کر اپنے سلام کرنے والے کی توحید پر گواہی دے گا۔

### حُجْرُ اساختہ تھو رکی وضاحت

اسی حُجْرُ اساختہ تصور کی وضاحت حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کر دی ہے۔ امام قسطلی نے "شعب الایمان" میں، امام حاکم نے "مشترک" میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ میں نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ساتھ ساتھ کہہ کا طواف کیا۔ آپ نے حجرا سودہ کو طواف فرمایا ہم پتھروں کے سامنے جھکے والے نہیں۔  
وَلَوْ اَنْہِیْ رَاۤیْتُمْ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یُتْلٰکَ مَا قَبِلْتُمْ

(شعب الایمان: ۳۰۱/۳)

اگر ہم نے تجھے رسول اللہ ﷺ کو پکڑے تو نہ دیکھا ہوتا تو ہم تجھے بھی نہ چھو جاتے۔

آپ نے واضح کر دیا کہ ہم جو چاہتے ہیں تو یہ ہر راخ و سامانہ تعویذ نہیں بلکہ تجھے بوسہ دینے اور احترام کو حکم اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ سے اس قدر دیا کہ رسول اللہ ﷺ تجھے بوسہ دیا کرتے تو تیرا احترام خداساختہ ہے۔

### شفاعت کی مثال

اس طرح اگر کوئی آدمی اپنے طور پر کسی شخص اور امت کے بارے میں یہ

کہے یہ دونوں بہت ہماری شفاعت کرنے کا جیسے اہل خیر اپنے لوگوں کے بارے میں کہتے ہیں  
تو یہ سراسر زیادتی اور ظلم و شرک ہے اس لئے قرآن میں واضح ہے کہ ان کے پاس ان پر کوئی  
دلیل نہیں اس لئے یہ خود ساختہ ٹھہرے۔

لیکن اُمت مسلمہ مانتی ہے کہ حجر اسود ہماری شفاعت کرنے کا تو یہ خود ساختہ تصور  
نہیں بلکہ خدا اس وقت مقرر ہے جیسے اچھا عارضہ آتی ہیں۔

### مقام محمود والے کی شفاعت

اگر ہم حبیب خدا ﷺ کو برکھ دیا وہ آخرت میں اپنا شفع مانتے ہیں اور آپ  
ﷺ کی شفاعت کو اپنے ایمان کا حصہ مانتے ہیں تو یہ ہمارا خود ساختہ تصور نہیں بلکہ خدا  
ساختہ ہے اور اس سے کتاب و سنت و امور و مالا مال ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو شفاعت عمری کا مقام عطا فرمایا ہے۔ قرآن  
مجید میں آپ کے اسی مقام کا ذکر اعلان ان الفاظ میں کیا:

﴿وَعَسَىٰ أَنْ يَنْفَعَكَ مِنْكَ فَعَلًا مَخْشُوعًا﴾ (الاحزاب: ۶۱)

ترجمہ: قریب ہے کہ ہمارا رب تمہیں ایسی جگہ ٹھہرا کرے جہاں سب  
جہاڑی تھک کریں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے حضور ﷺ سے مقام نمود کے  
بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا:

بِجَنِّ الشَّفَاعَةِ

یہ مقام شفاعت ہے۔

حضرت محمد ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں لوگ گروہ در گروہ برہنہ کے  
حاشا وہی امت کے لئے جائیں گے مگر بات نہیں ہے کی حتیٰ کو تمام مخلوق شفاعت  
کے لئے آئے ہیں ﷺ سے اس لئے کہ۔

لَقَدْ كَانَ يَوْمَ تَبْيَعُهُنَّ اللَّهُ الشُّفَعَاءُ الْمَخْشُوعُونَ (الصحيح البخاری، کتاب التفسیر)

اِس دن اللہ تعالیٰ آپ کو مقام محمود پر ٹھہرا فرمائے گا۔

تو اگر اُمت مسلمہ آپ ﷺ کو شفع مانتی ہے تو اس کی بنیاد قرآن و سنت ہے لہٰذا  
کی ہے یہ لوگوں کی طرح از خود گھڑی ہوئی اور خود ساختہ چیز نہیں اس کے بعد بتائیے یہ کہتا  
کس قدر ظلم ہے کوئی دت اور ہر دلی شفاعت کس کر مکتا۔ کہاں خود ساختہ دت اور کہاں  
محمود بان پار کا والہی عزوجل۔

حضرت ملا علی قاری (متوفی ۱۰۱۳ھ) نے اہل اسلام اور اہل شرک کے درمیان  
فرق کرتے ہوئے لکھا:

لا يبطن بائرباب الشُّفَعَاءِ وَلَوْ كَانُوا كُفَّارًا أَوْ بَغْدَادًا  
لِالْحَجَرِ بَلْعًا وَيَضُرُّ بِالذَّاتِ وَإِنَّمَا كَانُوا لِيُعْظِمُونَ الْأَحْزَابَ  
يُحِبُّونَهَا لِمُكَلِّبِينَ بَأْنَ بِلَوْلَاءِ شُعْفَعَاءِ عِنْدَ اللَّهِ وَ مَقْبُولًا بِإِ  
الْحَبَرِ رَأَيْتُ فَيُحِبُّونَ كَانُوا يَحْسِنُونَهَا وَيُحِبُّونَهَا نَسْبًا لِلشُّعْفَعِ وَإِنَّمَا  
الْعَرَفِ بِنَسَبِهِمْ أَسْهَبُ كَانُوا يَفْعَلُونَ الْأَشْيَاءَ بَيْنَ بِلَقَاءِ  
الْمُحِبِّينَ مَا لَزَلُوا لِقَاءَ مَنْ سَلَطُوا بِخِلَافِ الْمَمْلُوعِينَ فَوَافَقَهُمْ  
يُحْسِنُونَ إِلَى الْكَلْبَةِ بِنَاءً عَلَى مَا أَمَرَ اللَّهُ وَ يُعْذِرُونَ الْحَجَرَ بِنَاءً  
عَلَى مُتَابَعَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَا فَلَ لَرَأَى حِدَ الْأَمَلِ وَلَا  
فِي لِقَاءِ الْعَارِفِ بِالْمَوْجُوبِ دَابَّ بَيْنَ دَبِّ وَ بَيْنَ حَجَرِ  
و حَجَرِ سَبْحَانَ مَنْ عَظَّمَ بِأَشْيَاءِ بَيْنَ مَحْلُوقَاتِهِ بَيْنَ الْأَفْرَادِ  
لِالْمُسْتَفَائِدَةِ كَرُوسُ الْوَلَدِ وَالْخِيَالِيَةِ كُفَّاءَ اللَّهِ وَ الْحَقَائِدِ كَبِيبِ  
لِلْهَةِ وَ الْمَكَالِبَةِ كَرَمِ اللَّهِ وَ الْفَرْمَانِيَةِ كِتَابَةِ الْقَدْرِ وَ سَاعَةِ الْحَصْمَةِ  
و خَلْقِ حَوَّاسِ الْأَشْيَاءِ فِي مَكْنُونَاتِهِ وَ جَعَلَ التَّوَلُّوتِ وَ التَّسَامُ  
عِنَ اجْزَاءِ أَرْضِهِ وَ سَمَوَاتِهِ. (مرقاۃ المفاتیح: ۳/۱۵)

## اشخاص برزخین

نہاد ہمدرد و معزیز کی طرح ہوں نے ہر مومن و ہمدرد کے اعتراض کے جواب میں یہ بات بنی قاطبہ کہ ہے۔

۱۔ ہمدرد و شفاعت کی تعلیم ہر ایک کے ہر بھائی ہم شرک عالمہ و شیوہ القصد

۲۔ ہمدرد و مراحمہ انرا اہل فہرست ہمارے قسم و دامن از بسورت

۳۔ ان کا سبب کفار و قوت اہل انور و نہ ہند

۴۔ ہمدرد و شفاعت اور شفاعت طلب کرتے ہوئے چاہئے ہم

۵۔ ہماری طرح مشرک ہو جائیں کیونکہ جو مشفق و مہربان اہل شکر سے

دوست ہے وہی کھلی اور مانگا وغیرہ کی صورتوں سے ہمارا ہے ظاہری

۶۔ ہمدرد اہل فہرست میں طاقت و قدرت ہے اور نہ نواں ہمارا۔

## ۱۔ اہل سنت

۱۔ اہل سنت و جماعت سے کہئے ہیں:

۲۔ میں نے جن کی دعا اللہ تعالیٰ ہی سے مخصوص ہے مثلاً اولاد و دنیا،

۳۔ دکاندار اور امراض و زور کرنا اگر وہ جن اللہ تعالیٰ سے خالی ہو اور

۴۔ حال کی دلی سے ہو تو یہ شرک ہے اور مسلمان ہرگز ایسا

۵۔ اہل سنت ہمدرد اپنے ہوں سے ایسی ایسا کرتے ہیں۔

## تالیف

۱۔ ہمدرد ہر چہ شیخ اہل فہرست ہمارے قسم و دامن از بسورت کھلی

۲۔ ہمدرد و مراحمہ انرا اہل فہرست ہمارے قسم و دامن از بسورت

۳۔ ان کا سبب کفار و قوت اہل انور و نہ ہند

۴۔ ہمدرد و شفاعت اور شفاعت طلب کرتے ہوئے چاہئے ہم

۵۔ ہمدرد و مراحمہ انرا اہل فہرست ہمارے قسم و دامن از بسورت

۶۔ ان کا سبب کفار و قوت اہل انور و نہ ہند

۷۔ ہمدرد و شفاعت اور شفاعت طلب کرتے ہوئے چاہئے ہم

۸۔ ہماری طرح مشرک ہو جائیں کیونکہ جو مشفق و مہربان اہل شکر سے

دوست ہے وہی کھلی اور مانگا وغیرہ کی صورتوں سے ہمارا ہے ظاہری

۹۔ ہمدرد اہل فہرست میں طاقت و قدرت ہے اور نہ نواں ہمارا۔

۱۰۔ میں نے جن کی دعا اللہ تعالیٰ ہی سے مخصوص ہے مثلاً اولاد و دنیا،

۱۱۔ دکاندار اور امراض و زور کرنا اگر وہ جن اللہ تعالیٰ سے خالی ہو اور

۱۲۔ حال کی دلی سے ہو تو یہ شرک ہے اور مسلمان ہرگز ایسا

۱۳۔ اہل سنت ہمدرد اپنے ہوں سے ایسی ایسا کرتے ہیں۔

۱۴۔ ہمدرد و مراحمہ انرا اہل فہرست ہمارے قسم و دامن از بسورت

۱۵۔ ان کا سبب کفار و قوت اہل انور و نہ ہند

۱۶۔ ہمدرد و شفاعت اور شفاعت طلب کرتے ہوئے چاہئے ہم

۱۷۔ ہماری طرح مشرک ہو جائیں کیونکہ جو مشفق و مہربان اہل شکر سے

دوست ہے وہی کھلی اور مانگا وغیرہ کی صورتوں سے ہمارا ہے ظاہری

۱۸۔ ہمدرد اہل فہرست میں طاقت و قدرت ہے اور نہ نواں ہمارا۔

۱۹۔ میں نے جن کی دعا اللہ تعالیٰ ہی سے مخصوص ہے مثلاً اولاد و دنیا،

۲۰۔ دکاندار اور امراض و زور کرنا اگر وہ جن اللہ تعالیٰ سے خالی ہو اور

۲۱۔ حال کی دلی سے ہو تو یہ شرک ہے اور مسلمان ہرگز ایسا

۲۲۔ اہل سنت ہمدرد اپنے ہوں سے ایسی ایسا کرتے ہیں۔

۲۳۔ ہمدرد و مراحمہ انرا اہل فہرست ہمارے قسم و دامن از بسورت

۲۴۔ ان کا سبب کفار و قوت اہل انور و نہ ہند

۲۵۔ ہمدرد و شفاعت اور شفاعت طلب کرتے ہوئے چاہئے ہم



اس کی تفسیر میں اہل تفسیر کے اقوال کا مطالعہ کیجئے اور بتائیے کوئی چیز تھی جس کا نام سیدنا آدم علیہ السلام نہ جانتے تھے بلکہ تمام مغیرین نے تفسیر کی ہے کہ صرف اشیاء کے نام ہی نہیں جانتے بلکہ ان اشیاء کے خصائص، صفات اور حقائق سے بھی آگاہی فرمائی۔ امام شرف الدین ابن رازی (ت ۶۰۶ھ) کہتے ہیں۔

بى علمه صفات الاشياء و لغونها و خواصها

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اشیاء کی صفات، لغت اور خواص کا علم عطا فرمایا۔

حتیٰ کہ مغیرین نے لکھا یا کہ اور کچھ کچھ کے نام بتا دیئے۔ امام ابن کثیر (ت ۷۴۷ھ) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

الصحيح ان الله سبحانه اصابه الاشياء كلها ذواتها وصفاتها  
والاعانها

صحیح یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو تمام اشیاء کی ذات، ان کی صفات اور افعال سے آگاہ فرما دیا۔

اس پر بخاری و مسلم کی روایت سے تائید لاکر لکھا:

فذل هذا على أنه علمه اسماء جميع المخلوقات

اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو تمام مخلوقات کے اسماء سے آگاہ کر دیا۔

کیا کوئی دعویٰ کر سکتا ہے کہ جنت سے یہ مقام حاصل ہے؟ ہرگز نہیں یہ مقام صرف اس کے برگزیدہ بنی کا حق ہو سکتا ہے۔

حضرت ابراہیم اور اسمان و زمین سے آگاہ تھے

اسی طرح سیدنا ثعلبہ اللہ اعلمہ علیہم السلام کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن میں

تو رہمیدوں ان غمور را شکستم کی گندہ از طرف خود و دست ہا گندہ  
ز دیند و دور خندان دور بیا را قرار ہ ہند کہ صورت لائے دست ہے

۴ کہ چچہ را تعاضد با ان روح باشد (دعویٰ حوزہ: ۱۰۸، ۲۰)  
یہ کہہ کر جو مسلمان کا مقصد و اہل شہادت سے ہے وہی ہمارا مقصد و اہل شہادت

الکتاب سے ہے۔ ہر امر غلط بات سے کیونکہ (ہر کوئی جانتا ہے) اور اہل  
کا جو چیزیں مدعوں ہن کے ساتھ جلا شہادت کا نام ہے اس لئے کہ اور

فرد تک اس میں تمام چیز رہے ہیں اور ہند و براہمن اسے  
ہندوؤں کی فطرت کی تعظیم نہیں کرتے بلکہ اپنے ہاتھوں سے ٹرائیڈ

ہندوؤں پر غور اور دشمنوں اور دیوؤں کو اپنے طور پر کہہ دیتے ہیں۔  
تہہ وہاں کی صورت ہے حالانکہ اس کے ساتھ اس شخص کی رہا

کوئی تعلق ہی نہیں رہتا۔

ہندوؤں کو عطا کر دہ ہوتوں اور علوم کا ذکر

قرآن مجید میں اشدہ تعالیٰ نے یہ بھی واضح کیا کہ میں نے اپنے  
حضرات انبیاء علیہم السلام کو اور ان کے ظاہری و باطنی خواص کو نہیں عطا کیا

ان کے لئے دور و دور تک کوئی حوالہ نہیں اگر تمہارے اور ایسی باتیں ہیں وہ  
نہ کیا کر سکتے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ نے خصوصی طور پر عطا کیے ہیں۔

حضرت آدم علیہ السلام کی تمام اشیاء کے حقائق سے آگاہ

قرآن مجید نے حضرت آدم علیہ السلام کے بارے میں واضح کیا  
چون غلم اذم اللہ (الغزلہ: ۲۱، ۲۲)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے آدم کو تمام اسماء کی تعلیم دی۔

کیا اولیاء اللہ اور بہت ایک ہیں؟  
بیان کیا:

وَقَدْ تَحْمِلُكَ نَفْسُكَ بِقُرْبَانِهِمْ فَتَكُونُ السُّعُودُ وَالْأَرْضُ وَ  
تَكُونُ مِنَ الْمَوْجِبِينَ وَالْأَنْدَامِ (۷۰)

اور اس طرح ہم اپرا ہم کو دکھاتے ہیں ساری بادشاہی آسمانوں اور  
زمین کی اور اس لئے کہ وہ زمین و آسمان والوں میں ہو جائے۔

اسلام تین بڑی طریکیں (۱) اور امام ابن ابی شامہ (۲) نے حضرت امیر  
الْمُؤْمِنِينَ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس آیت کی تفسیر نقل کی ہے:

جلسی لہ الامور سرور و علائہ قلم بحف علیہ شی من اعمال  
الصلوات (جامع التلخیص و التفسیر ابن ابی شامہ)

ان پر ہر معاملہ کا ظاہر و باطن آشکار کر دینا چاہی کہ تمام مخلوق کا کوئی عمل  
بھی ان پر غنی و پوشیدہ نہ رہا۔

۲۔ امام آدم بن ابی ایس، ابن منذر، ابو حاتم، ابو اسحاق اور امام بیہقی نے "الاسماء  
والصفات" میں حضرت مجاہد تاہی سے یہ تفسیر ذکر کی ہے۔

فَوُجِدَتْ لَهُ السَّمَوَاتُ السَّبْعُ فَتَرَى مَا فِيهِنَّ حَتَّى السَّيِّئِ  
الْوَالِحِي وَفِيهِ لَهَا الْأَرْضُ وَالسَّبْعُ فَتَرَى مَا فِيهِنَّ

سات آسمانوں کو ان کے سامنے منکشف کر دیا تو انہوں نے عرض کیا  
کہ امام اشباہ کو کچھ لیا پھر سات زمینوں کو ان پر منکشف کر دیا تو جو کچھ ان

میں تھا انہوں نے اسے مل کر لیا۔

جب حضرت امیر اہم علیہ السلام کا علمی مقام یہ ہے کہ وہ خود ہی خود کر لیتے صاحبِ خدا  
ﷺ کا علمی مقام کیا ہوگا؟

صاحبِ مشکوٰۃ کے اسناد امام شرف الدین حسین بن محمد الطیسی (مت ۷۳۳ھ) اس  
حقیقت کو واضح کرتے ہوئے رقم طراز ہیں: جب ہم حضور ﷺ کے فرمان، جیسے دہاد

کیا اولیاء اللہ اور بہت ایک ہیں؟

اچھی ہوا اس لئے ہر سے دونوں شائقوں کے درمیان دست مبارک رکھا جن سے میں نے  
بیٹے میں شکر پائی:

"فَجِئْتُكَ فَا فِي السُّعُودِ وَالْأَرْضِ"

تو میں نے جان لیا جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔

اور حضرت امیر اہم علیہ السلام کی اس روضت پر غور کرتے ہیں تو نہایت اچھا واضح فرق  
سامنے آتا ہے مثلاً حضرت امیر اہم علیہ السلام نے پہلے اشباہ کو دیکھا پھر ان کے خالق کا

اجتناب کیا لیکن صاحبِ ﷺ نے پہلے خالق کا ذکر کیا اور پھر اشباہ کی طرف متوجہ ہوئے پھر  
صاحبِ ﷺ کو یہ سن کر کہ اللہ جل جلالہ حضرت علیہ السلام کو علمِ اشیا میں بالہ حاصل ہوا پھر:

الحبيب علم الاشياء كلها والعليل رأي المكنون الاشياء

والكشف: ۲۰، ۲۱

صاحبِ ﷺ نے تمام اشیا کو جان و پہچان لیا کیونکہ قابلِ علیہ السلام

ملفوظی اشباہ کو دیکھ گئے۔

## ایک دلچسپ سوال و جواب

معراجِ صاحبِ خدا ﷺ کے بیان میں ارشاد الہی ہے:

يَا مُبِشِّرُ الْبَلَدِ اَنْتَ بَعْدَهُ لَيْلَا لَيْلَا اَلَمْ تَسْجُدْ لِمَنْ خَلَقَ بَلَدِي  
الْمَسْجِدَ اَلَا فَخْصِي لَيْلَا لَيْلَا اَلَمْ تَسْجُدْ لِمَنْ خَلَقَ بَلَدِي لَيْلَا لَيْلَا اَلَمْ تَسْجُدْ لِمَنْ خَلَقَ بَلَدِي

السُّبْحِ الْبُيُوتِ وَالْاَسْرَارِ (۱/۱۷)

پاکیزگی ہے اس ذات کو جو اپنے بندے کو راتوں رات سنے گا میرے  
حرام سے میرا کسی تک جس کے گروا کر دہم نے برکتیں رکھی ہیں کہ

ہم اسے اپنی عظیم شانیں دکھا سکیں گے۔

سرورِ عالم شہرِ مبارک ہے:

﴿فَلَقَدْ دَامِيَ مِنْ لَيْلٍ ذِي الْقَبْرِ﴾ (الحج: ۱۸۱/۵۳)

ترجمہ: آپ نے اپنے رب کی بڑی بڑی شاپس دیکھیں۔

امام فخر الدین رازی (د: ۶۰۵) نے یہاں دلچسپ سوال کر کے جواب دیا ہے جس سے مذکورہ مسئلہ پر خوب روشنی پڑتی ہے۔

سوال: دونوں مقامات پر لفظ "بِئْسَ" بھیہہ بتا رہا ہے کہ حضور ﷺ کو کونسی آیات کا مشاہدہ عطا ہوا حالانکہ میرنا ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں ہے ﴿وَكَذَلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ﴾ (الشعور: ۱۸۱/۵۳)

(الانعام: ۷۵/۶۱)

ترجمہ: اور اسی طرح ہم نے ابراہیم کو دکھائے سارے آسمانوں اور زمین کی باتیں۔

یہ الفاظ آیت آشکارہ کر رہے ہیں کہ انہیں ساری وارضی تمام آیات کا مشاہدہ کر دیا تو اس سے

قَبِيْظٌ مِّنْ بَّيِّنَاتٍ مَّا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ وَمَا خَصَّهُمْ مِنْهَا ﴿۱۸۱﴾ (الحج: ۱۸۱/۵۳)

لازم آ رہا ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا معراج حضور ﷺ سے معراج سے افضل نظر رہے۔

جواب: دونوں معراجی آیات میں اللہ تعالیٰ نے اہم پر آشکار کیا کہ حضور ﷺ نے آیات اللہ کا جبکہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے آیات ساری وارضی کا مشاہدہ کر لیا اور بلاشبہ آیات اللہ کا مشاہدہ ان سے کہیں افضل ہے۔ امام رازی کے الفاظ ہیں:

وَالَّذِي رَأَاهُ بَرِئُهُمْ مَلَكَوَاتِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْأَنْدَادِ وَهُوَ مَعَهُمْ بَعْضُ آيَاتِ اللَّهِ تَعَالَى وَلَا شَكَّ أَنَّ أَهَابَ اللَّهِ

أَفْضَلُ (مفاتیح الغیب: ۶۹۲/۲)

جواب: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دیکھیں وہ ساری وارضی ہیں

جبکہ حضور ﷺ نے بعض آیات اللہ کا مشاہدہ کیا اور بلاشبہ آیات اللہ ساری وارضی آیات سے کہیں افضل ہیں۔

جب زمین و آسمان کی اشیاء پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نظر ہے تو پھر حبيب خدا ﷺ کی نظر و علم کہاں تک ہوگی؟

حضرت یعقوب علیہ السلام اور خوشبوئے قمیص

حضرت یوسف علیہ السلام کو اپنے والد گرامی حضرت یعقوب علیہ السلام سے جدا ہونے کا فی سال ہو گئے وہ کنوئیں اور قیل سے ہوتے ہوئے مصر کے بادشاہ بنے یہ نجات ہی صبر و شکر کی خوبصورت داستان ہے جب راز کھل جائے گا وقت آگیا تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے بیٹوں سے فرمایا اب تم مصر لے لینے جاؤ گے تو وہاں

﴿فَقَسَّسْنَا لَهُ يُونُسَ وَغِيْرَهُ﴾ (یوسف: ۸۷/۱۲)

ترجمہ: یوسف اور اس کے بھائی کو تم بتا دیں گے۔

اسی سفر میں حضرت یوسف علیہ السلام نے بھی اظہار کر دیا:

﴿فَاقْبَلْهُ وَصِلْهُ اِلَى الْوَجْدِ﴾ (یوسف: ۹۱/۱۶)

ترجمہ: میں یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی ہے۔

یہاں سے کہنا:

﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اذْكُرْ أَنَّمَا كَانَ مَوْجَدُكَ عَلٰى وَجْهِ آبَائِكَ يَفِيْضُ﴾ (یوسف: ۹۲/۱۶)

(یوسف: ۹۲/۱۶)

ترجمہ: میرا یہ گھر تھے جہاں اس کو میرے باپ کے منہ پہ ڈالوان کی آنکھیں کھل جائیں گی۔

اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا جب تو اللہ تعالیٰ یوسف کے گھر سے چلا تو اصرار حضرت

یعقوب علیہ السلام نے اپنے خاندانِ صالح کو حج کر کے فرمایا:

«أَنْتُمْ لَا تَجِدُ دِفْعَ يَوْمِ مَيْمَنِي» (برسہ ۱۶۱/۱۶۱)

ترجمہ: میں ہوسٹ کی خوشبو پاتا ہوں۔

ملک شام میں بیٹھ کر مصر سے چلے والے قہص کی خوشبو پالینا انبیاء علیہم السلام کی ہی شان ہے۔

اس سے بھی دُور کی خوشبو پانا

مصر سے شام، مصر سے شہر مدینہ سے بدر، قریب ہے سوچا کہاں ہے سہرا؟ انتہی اور کہاں شہر مدینہ، یہ دو ساتوں آسمانوں سے اوپر ہے۔ ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک کا سفر دُور کی پانچ سو سال کا سفر سمجھئے امام احمد رضاؒ (ت ۱۰۶۹ھ) حضور ﷺ کے اور شاگردی:

«لَوْ كُنْتُ مُتَجِدِّدًا مِنْ لَيْلِي خَيْرًا لَا تَفْعَلْتُ إِلَّا زَكَاةً خَيْرًا»

اگر میں آسمت میں سے کسی کو اپنے پیش پانا نوشی اور کُڑا شیل نہ دیتا۔

کی وضاحت و تفسیر میں کہتے ہیں یہ ارشاد گرامی آؤگا اگر رہا ہے کہ باطنی طور پر آپ ﷺ پھروں کے ساتھ نہیں فقط ظاہر طور پر ہمارے ساتھ ہیں:

الحاصل أن بواطنهم وقواه الرؤى حالية ملكية ولذا ترى مشارف الأرض ومغارها وتصح الطلوع السماء وتشم عليه الصلوة والسلام إذا أراد التزول إليه كما شتم بجنوب عليه الصلوة والسلام والصفة وصف عليه السلام وللاخرج به ﷺ إلى السماء (نسب الرازي: ۱۲۱/۵)

حاصل یہ کہ ان کا باطن اور روحانی طاقت بھی ہے اسی لیے وہ جن کے مشارف و مغارب و دیکھتے ہیں اور آسمان کی آواز سنتے ہیں اور جہر مل

علیہ السلام جب آپ کی حرف نزول کا ارادہ کرتے ہیں تو آپ ﷺ ان کی خوشبو پالیتے ہیں جس طرح یعقوب علیہ السلام نے حضرت یونس علیہ السلام کی خوشبو جسوں کی حتیٰ اس لیے آپ ﷺ کو آسمان کی معراج کھانی تھی۔

اور آسمان نبوی ﷺ:

«لَكِنْ صَاحِبُكُمْ خَيْرٌ مِنَ مَنْحُنْ»

لیکن تمہارے بڑا رحمن کے قلیل ہیں۔

کے تحت خواہد صواب و ثبات لکھا:

«ظهور (إشارة إلى أن مقامهم لهم بحسب الظاهر وأنه بين أظهرهم لا بحسب الحقيقة وإنما)

واضح کیا کہ آپ کے صواب سے مطابقت فقط ظاہری ہے کہ وہ ان کے درجہ ان ہیں، ورنہ حقیقت کے اعتبار سے کوئی مطابقت ہی نہیں۔

ایک اور ارشاد نبوی ﷺ:

«تَنَامُ غَيْرَ نِيٍّ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي»

میری آنکھیں موی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا۔

کے حوالے سے لکھا:

«يَا لِي عَلَى أَنْ بَاطِنَهُ مُلْكِي وَظَاهَرُهُ بَشَرِي»

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ کا باطن بھی اور ظاہر بشری

ہے۔

توجہ کیجئے جو سستی بندہ سے آمد جہر مل کی خوشبو پالینے ہے وہ ہمارا صلوة و سلام کیوں نہیں سن سکتی؟

### حضرت سلیمان علیہ السلام اور جیوتی کی آواز

اللہ تعالیٰ نے خود بیان فرمایا حضرت سلیمان علیہ السلام کا فکر رواہ ہوا راست میں جیوتیوں کی کہتی تھی، ان کی سربراہ نے انھیں حکم دیا اپنے دلوں میں جلی پڑا ورنہ تم ختم ہو پڑو گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿فَلْيَسْمَعْ خَاصِبًا مِنْ قَوْلِهِ﴾ (احقاف: ۱۶/۱۷)

ترجمہ: تو اس کی بات سے سلیمان مسکرا کر فہمے۔

یہ اللہ تعالیٰ کی وہی ہوئی طاقت ہے کہ انہوں نے کئی میل دور سے جیوتی کی آواز سن لی اور سن کر مسکرا دیے ورنہ ہے کوئی قوت جو کسی جیوتی کی آواز سن سکے؟

### حضرت سلیمان علیہ السلام کے امتی کا مقام

اسی سورت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے امتی کا مقام بیان فرمایا کہ انہوں نے فرمایا:

﴿إِنَّمَا أَتَيْنَا مِنْ بَعْضِنَا قَتْلَ أَنْ جَافُونَ﴾ (اسی: ۲۶/۲۷)

ترجمہ: ہم میں سے کون ہے وہ اس کا تخت میرے پاس لے آئے۔

تو اس کے جواب میں ایک جن نے کہا:

﴿إِنَّا إِلَٰهِيكَ بِهَ قَتْلَ أَنْ فَتَوْتُمْ مِنْ طَلَابِكْ﴾ (الحدود: ۶۷/۶۸)

ترجمہ: وہ تخت حضور میں حاضر کروں گا اس سے پہلے کہ آپ مجلس برخواست کریں۔

آپ نے فرمایا اس سے بھی پہلے چاہئے تو:

﴿فَلَمَّا الْبَيِّنَاتُ حُتُّوا عَنْكَ مِنْ الْمَكِئَةِ إِنَّ إِلَٰهَكَ بِهَ﴾ (الحدود: ۲۷/۲۸)

ترجمہ: اس نے عرض کیا جس کے پاس کتاب کا مل تھا میں اس کو

لاؤں گا۔

پھر صحت سنی دہ میں لاؤ گے تو بتایا:

﴿قَتْلَ أَنْ يُزَادَ إِلَيْكَ عَنْ مَكِئَةِ﴾ (الحدود: ۲۷/۲۸)

ترجمہ: جعفر میں اس ایک ہل مارنے سے پہلے حاضر کروں گا۔

### عباد الرحمن اور قرآن

یہاں اس طرف بھی اوجہ سمجھئے کہ جس قدر قرآن و سنت میں باتوں کی مدد ہے شاید ہی کہیں دیکھیں سورت و پارہ ان کی تکذیب و مذمت سے خالی نہیں بلکہ ان کی مدح و تعریف سے کفر کا خطرہ لاحق ہو جاتا ہے لیکن قرآن کی کوئی سورت دکھائیے جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی شائیں، مدح و ثناء نہ کی ہو۔ پورے پورے سورہ کو آدھ سورتیں اس کے مقبول بندوں کی شانوں پر مشتمل ہیں۔ خصوصاً اپنے حبیب ﷺ کے بارے میں نہایت واضح طور پر کہا۔ ان کی رضا و نافرمانی، اطاعت و نافرمانی اللہ تعالیٰ کی رضا و نافرمانی ہی ہے۔ بتائیے کس سمت اور خود ساختہ کے بارے میں کیا بات ہے، مہر گو نہیں تو بھرا بھرا دوا لیا گو جس میں شامل کرنا کوئی ایمان ہے؟ آئیے کچھ طریق سامنے لے آتے ہیں۔

### اللہ کے دوست

اور شاید ایسی ہے:

﴿إِنَّ إِلَٰهَ ذَلِكِ الْبَيِّنَاتِ ائْتُوا لَا يَخْفَىٰ عَنْهُمْ مِنَ الْكَلِمَةِ إِلَٰهِي الْفُتُورِ طُو  
الْبَيِّنَاتِ حُتُّوا تَوَلَّوْهُمْ الْكَافُورُ لَا يَخْفَىٰ عَنْهُمْ مِنَ الْفُتُورِ إِلَٰهِي  
الْكَلِمَةِ طُو أَوَّلِكَ أَصْحَابُ الشَّارِ طُو فِيهَا خَبْلُكَ﴾

(الفرقان: ۲۷/۲۸)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ایمان والوں کا ولی ہے جو انھیں گھٹسوں سے لور کی





وَيُذُنْ ۝ لَوْ كَانَتْ هَذِهِ آيَةً يُذَرُّهَا قَوْمٌ فِيهَا

خَيْلُونَ ﴿٢٩﴾ (الأنعام: ٢٩-٣٠)

ترجمہ: تم اور تمہارے معبودانِ باطل، جنہم کا ایذا سن لیں اور تم سب اس میں داخل ہو لے۔ واسلے ہو اگر تمہارے معبود درحقیقت خدا ہوئے تو دوزخ کی آگ تم میں داخل نہ ہوتے اور سب پیش اس میں رہیں گے۔

مفسرین نے لکھا جب حضور ﷺ نے یہ آیت مبارکہ شریکین کے سامنے تلاوت کی تو ابن زبیری نے کہا: ہمارے بت، اعداؤ اور انساب اگر چشم میں داخل ہوں گے تو جہانم کی حضرت مسیح علیہ السلام کی، یہودی حضرت عزیز علیہ السلام اور یوحنا علیہ السلام کی گواہی کرے گی۔ پس لہذا یہی چشم میں داخل ہوں گے تو انہی فضائی نے ابن بداحن کو لوگوں کا راہنما اور معبود بنا دیا، اے اعداؤ اور اپنے مفسرین کے دوسرا من فرق کر دے گئے ہر نماز:

وَإِذَا السَّائِرِينَ صَلَّيْتَ لَهُمْ فِي الْحُسْنَى لَا تَقُولُ لَكَ عَنْهَا مُتَقَلِّبُونَ ○

لَا يَسْتَمْعُونَ خَبِيرَتِهَا ۚ وَهُمْ لَا يَسْتَنْبِطُونَ أَنفُسَهُمْ خَبِيرٌ ۚ لَا

يَحْمِلُهُمُ الْفَرْحَ الْأَكْبَرُ وَتَقْلِبُهُمُ الْمَنِيكَةُ ط هَذَا إِذَا مَرَّكُمْ الْهَبِيُّ

كَلِمَةُ تَوْعْدُونَ ○ (الاصحاح ١٢/٩٩ تا ١٣/١)

ترجمہ: جن لوگوں سے تم کے بھائی کا رمدہ فرمایا ہے وہ نادر جہنم سے  
 زور رکھے گا جس کے رمدہ نادر جہنم کے ڈر جس کی آواز بھی نہیں سمجھے اور اپنی  
 پسند پند بختوں میں ہمیشہ رہنے والے ہیں انہیں سب سے بڑا دھماکہ  
 (دعوت) فیاست (عظیم غم نہیں ڈالے گی، غم نہیں) ان کا استقبال کریں  
 خود اور نہ رک دیتے ہو کہیں گے یہ ہے جہاں وہ ان جن کا رمدہ تھا۔

خوب غور کر لکھنے والوں کا انجام ہوا: ایک جہنم کا ایک حصہ اور اس میں داخل رہے۔  
والے ہیں اور ایک گروہ کے ہمارے میں داخل کیا کہ جہنم سے اُری کی وجہ سے اس کی آواز  
سُک نہیں سُنیں۔ بلکہ انہیں کوئی بڑے سے بڑا اقامت کا دھماکا ہی غمگین نہیں کر سکتا۔

ایہاں احصاء علامہ محمد اشرف سہالوی ان آیات کے تحت رقمطراز ہیں:

”اور اس کا پلٹے ہوئے بھی واضح کر دے گا کہ کیا وہ ایک کرام اور رب اب اس کی صحت کے لئے  
عندہ ہے بھی انہیں موجود ہیں اور ہر طرح کے انعام اور کرام انہیں حاصل ہیں، لہذا ان کو اور  
شرہ، صلا، لہجوں کو صاف دیکھ سکیں گے منقطعہ بعد از اقل پانچ تا نو ماہ قبل اور اس طرح شہداء کو کرام  
کے حق میں دلائل اور ثبوتوں کی ضرورت تھی۔“

(النہی! اُخیراً! عجلہ! زینہم یروز لکڑوں! علی جینے!) (۱۷۰۱۶۹/۲۰۱۶۹)

ترجمہ: بلکہ وہ زکوٰۃ دین اور اپنے رب کے ہاں سے درگزی وسیعے جاتے ہیں، خوش ہیں۔

وہ آنحضرت ﷺ کے لئے اور شمار رہا:

بِإِذْنِ اللَّهِ تَعَالَى

لَقَدْ عَلِمْتُمْ لِيَوْمَ هَٰذَا

فرج: اور بے شک تجھ کو تمہارے لئے پہلی سے بہتر ہے اور بے شک  
عقرب: تمہارا اور تمہیں اتارے گا کہ خرم راضی ہو جائے گا۔

و غیر اولک میں آیات قول مکررین کے لفظان و جملان پر اقول یہاں چنانچہ  
اعظام و انصاب اور حور و قمار میں کے حق میں برابر آیات کونجیاء کرام زحل عظام کلیم  
اسلام اور اولیا و ائدہ تعالیٰ اور شہداء صالحین پر چسپاں کرنا قطعاً باطل ہے بلکہ جس طرح چڑاؤں  
الطین سہیفہ لیسیم جفا العنسیہ ہے الا یہ حضرت عزیز اور حضرت مسیح علیہ السلام اور  
حاکم مقررین کو ﴿اَللّٰهُمَّ وَ سَاعِدْهُ وَاَنْ مِنْ لَوْ لَنْ اَللّٰهُ حَصْبٌ جَبْهَتُمْ﴾ سے مستثنیٰ کر دیا  
اور ظہر کے دوام فاسد اقول باطل کو رو کر ہے ابھی اس طرح ہماری پیش کردہ آیات چنانچہ  
لے اور اس کے علاوہ قرآن و حدیث میں مذکور و نقل لے خارج ہوئی اس کے اس و معرفہ سداور  
زل باطل کا فساد و بطلان بھی واضح کر دیا ہے۔

فیضان کی قرآن واتی اور مطالبہ نبوی کو بھانڈا ابھی سین چوراہے میں پھوٹ گیا ہے ج



اعترض علماء و مشرکین نے آنحضرت ﷺ پر کیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کا رد فرمایا اور اپنے مقررین کو سیدہ فرمادیا وہی اعتراض اس ابنِ اسلام و ایمان کے دعویداروں نے اہلِ اسلام اہلِ شہادت و عزت پر کر دیا اور یہ بلا نہ چلا کہ یہ اعتراض کن لوگوں کا ہے اور کس پر ہے اور اس کا جواب تو کسی صدیاں پہلے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ذکر فرمادیا۔

(بخاری، مشکوٰۃ، ص ۲۴۵، ۲۴۶)

### سے۔ بارگاہِ اقدس کے آداب

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں خصوصاً سید الانبیاء و رسلہم السلام کی بارگاہِ اقدس کے آداب سکھائے و ان کی شہادت میں یوں شیخوں سے یوں بات کر دی کہ ان کی آواز سے اپنی آواز بلند نہ کرو و اگر تم سے اس میں احتیاط سے کام نہ لیا تو تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں گے، ارشادِ الہی ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوٰتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهُ بِالْقَوْلِ فَتَحْبِطَ عَنْكُمْ اَفْعَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿۶۴﴾ (المحجرات، ۶۴)

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنی آوازیں نہ کرو اس شہبِ بت سے والے کی آواز سے اور ان کے حضور بات چلا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاستے ہو کہ کہیں تمہارے عمل کا ثمر نہ ہو جائے اور تمہیں خبر نہ ہو۔

ہم نے تقویٰ و خشیت لوگ

اور فرمایا جو اپنی آوازوں کو میرے حبیب ﷺ کی آواز سے بلند نہ کریں گے ایسے ہی لوگ صاحبِ تقویٰ ہیں اور اللہ کی خاص مددیں اور ان کی رو سے فرمایا:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الْمَرْغُوْبُوْنَ

اِنَّهُمْ اَمَّا لَلْاَوَّلِيْنَ فَاُولٰٓئِكَ لَلْأُولٰٓئِیْنَ ﴿۶۵﴾ (المحجرات، ۶۵)

ترجمہ: اے حبیبِ شک و دوچالہ! آواز میں بلند نہ کرے ہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس وہ ہیں جن کو اللہ نے پرہیزگار بنائے گئے ہیں کہ کلامِ حق سے گئے ہیں بخشش اور بڑا ثواب ہے۔

### واجباتِ کبر

یہ بھی حکمِ باری کہ گفتگو و تحریر میں ایسا کوئی لفظ استعمال نہ کرو جس میں میرے حبیب ﷺ کی سب سے اونچی کا شانہ یا بدعت ہو جسے کہ صحابہ راہن کہتے ہیں، مخالفین نے اس سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کی تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ تم اگرچہ ابھی نہیں سے یہ لفظ کہتے ہو مگر دشمن اس کی آڑ میں میرے حبیب ﷺ کی سب سے اونچی کا شانہ دے ہیں لہذا تم یہ لفظ ہی بدل دو اور اسے بدعت یا نظر نہ کیا کرو، چنانچہ ارشادِ الہی:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَطْلُوْا رِءَاسًا وَّ لَا قُلُوْا الْمَطْلُوْا وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿۶۶﴾ (المحجرات، ۶۶)

ترجمہ: اے ایمان والو! رعات نہ کہو اور یوں کہو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے ہلو رسوا اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

اس آیت کے تحت تمام مشرکین کرام نے یہ اصول بیان کر دیا ہے کہ ہر وہ لفظ نہ بولو اور نہ جھگڑو جن میں حبیب خدا ﷺ کی سب سے اونچی کا شانہ ہو، یہاں ضرورتاً مجملی شکائی گئے ان الفاظِ اعلیٰ کر رہے ہیں:

وَفِيْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰی اَنَّهٗ بَنِيٌّ نَّحْنُ نَحْنُ الْاَنْفَاطُ الْمَحْمُوْدَةُ فَسَبُّ وَاِسْتَفْضَ وَاِنْ لَمْ يَتَّبِعِ الْمَذْهَبَ بَهَا ذٰلِكَ الْمَعْنٰی الْمَضِيْدُ لِلشَّمِّ سَبًّا لِلدَّرِيْعَةِ دَعْوًا لِّلرَّسُوْلَةِ وَفَضْلًا لِّلْعَادَةِ

المفسدۃ و التضریٰ زلیہ (فتح القدیر ۶/۱)

اس آیت میں دلیل و اصل ہے کہ تمام الظالم سے اجتناب لازم ہے جن میں سب و بیشم کا احتمال و شبہ و اگرچہ تکلم کا قصد مذکورہ معنی نہ ہوتا ہو کہ پیدا ہوئی کا دوازلہ ہی بند رہے اور اس کی وجہ سے فتنہ و فساد نہ پھیل سکے۔

کیا کسی امت یا معبود یا مل کو یہ نشان حاصل ہے ہرگز نہیں بلکہ ان کی اطلاع بدست کرنا ضروری اور ایمان کا حصہ ہے جو ان کا احترام کرنے کا وہ ایمان سے فارغ ہو جائے گا۔

## ۸۔ اجماع کا حکم

اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء علیہم السلام کی اتباع و تعظیم کا حکم دے رکھا ہے یہاں تک کہ واضح کر دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی صورت یہی ہے کہ تم اس کے رسول کی اطاعت کرو:

﴿مَنْ يَطِيعِ الْمُرْسَلِينَ فَقَدْ اطَاعَ اللَّهَ﴾ (النساء ۸۰/۱)

ترجمہ: جس نے رسول کا حکم مانا ہے شک اس نے اللہ کا حکم مانا۔

## محبوب بن جانا

بلکہ حضرات انبیاء علیہم السلام میں سے اول انبیاء علیہ السلام کو یہ امتیاز بخشا کہ جو آپ ﷺ کی اتباع کرے گا اسے اللہ تعالیٰ اپنا محبوب بنالے گا یعنی باقی انبیاء علیہم السلام کی اتباع کرنے والوں کو قرب اپنی اور اعلا مات ملیں گے مگر وہ محبوب الہی نہیں بن سکیں گے، یہ شان اللہ تعالیٰ نے فقط اپنے محبوب ﷺ کو عطا کرتے ہوئے فرمایا:

﴿لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ أَخْرَجَهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَلَهُمْ مَوْلَا وَجْهٌ مُبِينٌ﴾ (البقرہ ۱۷۷/۱)

ترجمہ: اسے محبوب فرماؤ کہ اُنکا گرفت اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے

یا اولیاء اللہ اور بہت ایک ہیں؟

فرما ہوا رہو جانا اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور جہاں سے نکال دے گا۔

جن حبشیوں کی اتباع و تعظیم سے انسان و اللہ تعالیٰ کا محبوب بن جاتا ہے انہیں جنوں اور خود ساختہ اشیاء میں شامل کرنا علم عظیم نہیں ہے تو اور کیا ہے؟ کیا یہ شان کسی امت کو حاصل ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ ان کی اتباع تو کیا ان پر تعظیم و انما ایمان ہے۔

## ۹۔ یہ شعائر اللہ ہیں

جیسے اذان و نماز و روزہ و اسلام کے شعائر ہیں اس سے کہیں بڑھ کر قرآن و صاحب قرآن اور حضرات انبیاء علیہم السلام شعائر اللہ ہیں، علامہ شبیر احمد عثمانی و حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی کے حوالہ سے کہتے ہیں:

چار چیزیں عظیم شعائر اللہ سے ہیں: پیغمبر قرآن، کعبہ اور نماز۔

(حجۃ اللہ)

ارشاد الہی ہے:

﴿وَمَنْ يَعْزِبْ عَنْ آلِهَتِنَا آلِهَةً قُلُوبًا يَنْتَفِیْهِ مِنَ فَضْلِ اللَّهِ وَالْعِلْمِ﴾ (الحج ۳۲/۲)

ترجمہ: اور جو اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے گا تو بے شک اس میں لوں کا تقویٰ ہے۔

کیا بد شعائر اللہ ہوتے ہیں، کیا ان کی تعظیم و عزت تقویٰ کہلاتی ہے؟

ہرگز نہیں، ہرگز نہیں، بلکہ ان کی توہین و بدستہ ہر بدشعور کا فریضہ ہے، ان کا گرامت مسکت و طریقہ حضرات انبیاء علیہم السلام و اسلام ہے، خواہ وہ کعبہ کے اندر ہی کیوں نہ ہو لیکن جن چیزوں کا تعلق اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب بندوں سے؟ وہ ان کا حسب درجہ احترام لازم ہو جاتا ہے، مثلاً صاف صاف مردہ، مقام ابراہیم، حجر اسود، خمرات مثلی، حزو لہ۔

## شہر حبیب ﷺ کی قسم

بڑی وجہ ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کے شہر کی قسم اٹھاتے ہوئے فرمایا:

﴿لَا أَقْسَمُ بِهَذَا الْبَلَدِ وَ أَنْتَ حَلٌّ بِهَذَا الْبَلَدِ﴾ (البلدہ: ۱۶/۱۷)

ترجمہ: میں اس شہر کی قسم اٹھاتا ہوں جس میں آپ تشریف فرما ہیں۔

امام بدیع الدین زریں (مت ۹۶۷ھ) نے ان آیات مبارکہ سے یہ استدلال کیا کہ یہ مکہ و مدینہ دونوں کی قسم ہے کیونکہ ان دونوں کا شہر حبیب خدا ﷺ کے نبیوں کا پورے حبیب ہوا۔

بسمکون ان یریدہ بالصمیمۃ و یحکون فی الامۃ تعریض بحرمۃ

البلدین حیث أقسم بہما و ذکرنا البلد حرمین دلیل علی ذلک

و جعل لامسیر الغنمین اولیٰ من ان یکونا لعننی واحد و

ان یمسعلوا لخطابہ فی البلیدین لونی من استعمال فی احدھما

بالحلی و جود الحرمۃ فیہما والبرخلا فی عہدہم، (۱۰۳/۱۶)

میں ہر بلد سے شہر ہے نہ بھی مراد ہو سکتا ہے تو اس آیت میں دونوں

شہروں کی حرمت کا ذکر ہوا ہے تاکہ یہ دونوں کی قسم ہے لفظ بلد کا

تکرار اس پر دلیل ہے، دو اسماء کے دو معانی کر: واحد معنی سے اولیٰ

ہوتا ہے، و خطاب کا دو اس شہروں کے لئے قرار دیا ایک سے اولیٰ ہے

نہ کہ دونوں میں حرمت کا دو صورت وجود واضح ہو جائے۔

بلکہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ بیان کرنے ہیں کہ ہر دو مقام جہاں حضور

ﷺ کا قدم لگے یا اس کی قسم ہے:

ہاسی و اسی ہا رسول اللہ قد بلیت من الفضلۃ عندہ ان أقسم

قربا قد بلیت فقال: ﴿لَا أَقْسَمُ بِهَذَا الْبَلَدِ﴾ (مسند ترمذی: ۱۶/۱۷)

بارسول اللہ میرے والد ہیں آپ پر فرماؤ، اللہ تعالیٰ کے ہاں تمہارا

کس قدر مقام ہے کہ اس نے آپ کے قدموں کی خاک کی قسم اٹھاتے

ہوئے فرمایا: ﴿لَا أَقْسَمُ بِهَذَا الْبَلَدِ﴾

کیا یہ عبود باطن کے پار سے میں سوچا جا سکتا ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ ایسا تصور کرنا ہی

غلط ہے۔

## ۱۰۔ در محبوب سے ہوتے ہوتے آؤ

نبیوں اور محبوبانِ باطلہ کے پاس جانے سے اور ان کی عزت کرنے سے اللہ تعالیٰ

ناراض ہو جاتا ہے لیکن حبیب ﷺ کو یہ مقام پیش کر کے کہ کوئی آدمی اپنی جان پر ظلم کر بیٹھے تو

فرمایا میرے حبیب ﷺ کے در پر آ جائے، وہاں آکر اللہ تعالیٰ سے توبہ و معافی اور میرا

حبیب ﷺ اس کی گزارش کر دے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف فرما دے گا، پڑھئے ارشاد الہی:

﴿وَمَنْ أَلْسَلَسَ بَعْثًا وَمَنْ أَلْسَلَسَ بِأَيِّدِنِ اللَّهِ ۖ وَ لَوْ أَنَّهُمْ إِذْ

كَلَسُوا أَنَا فَسَلَسُوا نَبَاكَ وَ تَكَ لَمَسْتُمْ فَوَدَّ اللَّهُ وَ اسْتَغْفِرُ لَكُمْ

الرُّسُلَ لَوْ جَدُّوا إِلَهُهُ تَوَلَّى وَ جِئْتُمْ ۖ وَاللَّهُ بَصِيرٌ عَلِيمٌ﴾

ترجمہ: اور ہم نے نہ کوئی رسول نہ بھیجا مگر اس لئے کہ اللہ کے حکم سے اس

کی اطاعت کی جائے اور اگرچہ آپ (تو) جانوں پر ظلم کر لیں تو محبوب

تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی مانگیں اور رسول ان

کی شفاعت فرما دے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان

پاک ہونے لے۔

مَنْ أَدُونِي مِنْ اللَّهِ

اور آپ لے پڑھا رسول کی اطاعت، اللہ تعالیٰ کا حکم ہے دوسرے مقام پر فرمایا،

بسم



یہ نکرہ ڈال اللہ نے چھینکیں

ایک غزوہ کے موقع پر نبی و کریم ﷺ نے وقار کی خاطر سگڑیہ کے کفار کی طرف پہنچے جس سے کافروں کے منہ اوڑھ گھٹیں بھر گئیں، آپ کے اس عمل کے بارے میں فرمایا:

﴿وَمَا زُفْتُ بِذِي رَغِيثٍ وَفِيَكُنِ اللَّهُ زَمِيًّا﴾ (ابن ماجہ: ۱۷۶۸)

ترجمہ: تمہیں پچھتاؤ جب آپ نے پھینکا مگر اللہ تعالیٰ ہے پچھتاؤ۔

زبان و دل کی ضمانت

آپ ﷺ کے زبان و دل اللہ کے بارے میں فرمایا: ان کی ذاتی خواہش ہی تمہیں بلکہ ان کھرا و بان کا قول و اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور حق ہی ہوتا ہے:

﴿وَمَا يَنْطَلِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۖ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ﴾

(النجم: ۱-۳)

ترجمہ: اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے۔

جب آپ ﷺ کی تواریاں ملتی اور قطعی طور پر اللہ تعالیٰ کی تواریاں کا مظہر ہیں تو پھر آپ کے کلمات کو پہنچ کرنا کیسے درست ہے۔ آئیے ہم اہل علم و معرفت کی بات نقل کرتے ہیں۔

امام شیخ زادہ امام بصیری کے شعر

فَوَيْلٌ مِّنْ خُبْرَةٍ تَدُلُّنَا وَبُخْرِنَا  
(یا رسول اللہ ﷺ! ادعا کرتا ہے آپ کی ثاوت کا مظہر اور لوگوں کا علم کا علم آپ کے علوم کا حصہ ہے) کی شرح کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

امّا من اكتملت بصيرته بالشّور الإلهي فبصر بها بالهوّاء أنّ علومه الشّوحي و العلوم جزء من علومه كما هي جزء من علم

کیا اولیاء اللہ اور بہت ایک ہیں؟

اللہ تعالیٰ سبحانه لآلہ علیہ السّلام عند الإصلاح عن البصرية كما لا يسمع ولا يبصر ولا يعقل ولا ينطق إلّا به جلّت قدرته و عَمَّتْ لعمته كذلك لا يعلم إلّا بعلمه الذي لا يحيطون بشيء منه (إلا بما شاء كما أشار إليه بقوله ﴿وَوَعَلَّمَكُم مَّا لَمْ تَكُن تَعْلَمُونَ﴾ (حادیہ: ۲۶۹)

جس کی بصیرت نے نور الہی سے فیض پایا تو وہ اس سے دیکھتا ہے کہ لوح و قلم کے علوم آپ ﷺ کے علوم کا بخیر ہیں کیونکہ آپ ﷺ جب شریعت سے قیام پاتے تو آپ ﷺ کا مشہور دیکھنا اور بولنا اس ذات القدس کی توانائی سے ہے جس کی قدرت غالب اور الحاکمات عام ہیں اس طرح آپ ﷺ کا علم اس کے علم کا فیض ہے جس کے علم کا کوئی دماغ نہیں کر سکتا مگر جس قدر وہ چاہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمان میں ارشاد کیا ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ تمام سکھا دیا جسے نہ جانتے تھے۔

تفصیل کے لئے ہماری کتاب "شان انبیاء و اولیاء" (حدیث دلی کی تشریح) کا مطالعہ کیجئے۔ العرش قرآن و حدیث اللہ تعالیٰ کے دوستوں کی شانوں، کمالات، مقامات، معجزات و کمالات سے مالا مال ہیں تو ان حمدیں بیتوں کو کون میں شامل کرنا اور انہیں ان کے برہم قرار دینا سوائے جہالت کے کچھ نہیں، اگر ہم خود ساختہ اور گھڑا ساختہ تصور کرنا چاہیں تو سمجھ نہیں تو معاملہ حل ہو جائے گا۔

نوٹ: اگر کوئی آدمی ان کے ادب میں جہالت سے کام لیتا ہے تو اس سے ان کے کمالات و تصرفات میں کسی شبہ نہیں آئے گی مثلاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام اگر ان کی کسی نے عبادت کی تو اس سے ان کے مرتد نہیں کی تو نہیں آئی، اگر اللہ تعالیٰ نے کسی کو حبیب اللہ، کسی

گو اسد اللہ اور کسی کو سیف اللہ کا درجہ دیا ہے تو ہمیں دل و جان سے تسلیم کر لینا چاہئے اور انہیں کبھی بھی خود ساختہ نبیوں کی صف میں لانے کا تصور بھی نہیں کرنا چاہئے۔

### توجہ فرمانیے

جمعیت اشاعت الہدیت پاکستان کی ہدیہ شائع شدہ کتب  
کئی ان کہی، ذکوہ کی اہمیت، عصمت نبوی ﷺ، سیلا دامن کبیر  
رمضان المبارک معزز مہمان یا مہتر میزبان؟، عید الاضحیٰ کے فضائل اور مسائل  
مسائل خزانہ الحرفان، امام احمد رضا قادری رضوی حنفی رحمۃ اللہ علیہ کا تفسیر کی نظر میں  
حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ

### کی تالیفات میں سے

عورتوں کے ایام خاص میں نماز اور روزے کا شرعی حکم، فتاویٰ حج و عمرہ،  
حقوق پاکستان میں علماء اہل سنت کا کردار، منہج تالیف کی شرعی حیثیت (بہتر سہولت چاہیں تو)

### ان کتب خانوں پر دستیاب ہیں

مکتبہ برکات الدینیہ، بہار شریعت، مکتبہ ہمدرد، کراچی  
شیخ الحدید بن علی گشتی، مؤرخہ، مکتبہ دارالکرامی  
مکتبہ غوثیہ، ٹنڈی، برائی، مہربانی، مکتبہ مدنی، مکتبہ مدنی، کراچی  
مکتبہ دارالقرآن، مکتبہ مسجد، مکتبہ دارالقرآن، کراچی (منیف، مکتبہ دارالقرآن)  
مکتبہ فیض القرآن، قاسم پور، دارالقرآن، کراچی 2217776

## جمعیت اشاعتِ اہلسنت پاکستان کی سرگرمیاں

**ہفت روزہ اشاعتِ اہلسنت پاکستان**  
 کے تحت کثرت اور جتنی طرح سے لائق و اہل کام کے جانتے ہیں چھاپا ہوا ہے پاکستان کے ہر گوشہ کی خدمت بنایا جاتا ہے۔

**مدارین**  
**حفظ و ناظرہ**

**ہفت روزہ اشاعتِ اہلسنت پاکستان**  
 کے تحت قرآن اور احادیث کے افادات میں ایسا ماحول بنایا جاتا ہے کہ ہر شخص کو اپنی تعلیم کا حق ملے۔

**درس**  
**نظامی**

**جمعیت اشاعتِ اہلسنت پاکستان**  
 کے تحت مسلمانوں کے روزانہ کے مسائل میں رہنما رہنمائی کے لئے ہر روز ۱۱۱ سوال جوابی نظام ہے۔

**دارالافتاء**

**جمعیت اشاعتِ اہلسنت پاکستان**  
 کے تحت ایک سلسلہ اشاعت کا سلسلہ شروع کر دیا ہے جس کے تحت ہر روز ایک مسئلہ کی کتاب لکھی جاتی ہے جو ہر شخص کو ملے۔

**حفت**  
**سلسلہ اشاعت**

**جمعیت اشاعتِ اہلسنت پاکستان**  
 کے ذریعہ ہر روز ایک مسئلہ اشاعت کا سلسلہ شروع کر دیا ہے جس کے تحت ہر روز ایک مسئلہ کی کتاب لکھی جاتی ہے جو ہر شخص کو ملے۔

**ہفتہ واری**  
**اجتماعات**

**جمعیت اشاعتِ اہلسنت پاکستان**  
 کے تحت ہر روز ایک مسئلہ اشاعت کا سلسلہ شروع کر دیا ہے جس کے تحت ہر روز ایک مسئلہ کی کتاب لکھی جاتی ہے جو ہر شخص کو ملے۔

**کتب و کتب**  
**تعمیری**

**جمعیت اشاعتِ اہلسنت پاکستان**  
 کے تحت ہر روز ایک مسئلہ اشاعت کا سلسلہ شروع کر دیا ہے جس کے تحت ہر روز ایک مسئلہ کی کتاب لکھی جاتی ہے جو ہر شخص کو ملے۔

**روحانی**  
**سرگرمیاں**